ضد اور
ہٹ دھرمی

مدنی مشوروں کے مدنی پھول

جولائی-2025

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ضد اور ہٹ دھرمی

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مشرق و مغرب میں جو مسلمان مجھ پر سلام بھیجے، اللہ پاک اور اس کے فرشتے اُسے اُس سے اچھے انداز میں جواب عطا فرماتے ہیں۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے انسان کو عقل و فہم عطا کیا تاکہ وہ حق بات کو قبول کرے اور اگر کسی غلطی پر ہو تو بغیر جھجک اس کا اعتراف کرے، لیکن جب ضد اور ہٹ دھرمی انسان کے دل و دماغ پر حاوی ہو جائے، تو انسان اپنی انا کا قیدی بن کر رہ جاتا ہے۔ بنی اسرائیل پر اللہ پاک نے حق کو واضح فرمایا تو انہوں نے ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اُس (حق) کو قبول نہ کیا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ(۷۵)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اے مسلمانو! کیا تم یہ اُمید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں

(1)...لسان المیزان لابن حجر عسقلانی، 5/341

(پارہ:1،البقرۃ:75)	ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور پھر اُسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل دیتے تھے۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ یہودی تمہارا یقین کریں گے یا تمہاری تبلیغ کی وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں ایک گروہ وہ تھا جو صرف علماء پر مشتمل تھا، وہ اللہ کا کلام یعنی تورات سنتے تھے اور پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل دیتے تھے، اسی طرح ان یہودیوں نے بھی تورات میں تحریف کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعت بدل ڈالی، تو ایسے لوگ کہاں ایمان لائیں گے؟ لہٰذا تم ان کے ایمان کی امید نہ رکھو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ضد اور ہٹ دھرمی ایسی بُری صفات ہیں کہ اِن کی نحوست سے بندہ ایمان سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ ایمان سے محرومی بندے کو عذابِ الٰہی کا مستحق بنا دیتی ہے۔ بنی اسرائیل کے علاوہ پچھلی قوموں نے بھی انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے جھٹلایا اور اپنے لئے کئی قسم کے عذابات کو مقدر ٹھہرایا، جیسا کہ قومِ نوح نے حضرت نوح علیہ السّلام کو، قومِ عاد نے حضرت ہود علیہ السّلام کو، قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السّلام کو، نمرود اور اسکے پیروکاروں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اور قومِ لوط نے حضرت لوط علیہ السّلام کو جھٹلایا اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ضد اور ہٹ دھرمی ایسی بُری صفات ہیں کہ جس شخص میں پائی

(1)... تفسیر صراط الجنان، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:75، 1/147

جائیں نہ صرف اُس کی ذاتی زندگی کو متاثر کرتی ہیں بلکہ معاشرے میں بگاڑ، نفرت اور جھگڑوں کا باعث بھی بنتی ہیں۔ ایسا شخص دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ آیئے عبرت کے لئے چند مختصر واقعات سنئے:

شیطان ابلیس کی سرکشی

اللہ پاک نے حضرتِ آدم علیہ السّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) کے بعد تمام فرشتوں اور اِبلیس (شیطان) کو حکم دیا کہ اِن کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے حکمِ خداوندی کی تعمیل میں سجدہ کیا۔ مگر اِبلیس لعین نے انکار کر دیا اور تکبر کر کے کافِروں میں سے ہو گیا۔ جب اللہ نے اِبلیس سے اُس کے اِنکار کا سبب دریافت فرمایا تو وہ اَکڑ کر کہنے لگا:

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾
(پارہ: 23، ص: 76)

ترجَمۂ کنزُ العِرفان: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

اِس سے اِبلیس کی فاسِد مُراد یہ تھی کہ اگر حضرتِ آدم علیہ السّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر اِن کو سجدہ کروں (معاذ اللہ)۔[1] یوں وہ قیامت تک کے لئے ذلیل و خوار ہوا۔

فرعون کی ہٹ دھرمی

اسی طرح جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام فرعون کے پاس گئے اور انہوں نے فرعون کو روشن ہاتھ اور عصا کی بہت بڑی نشانی دکھائی (یعنی معجزات دکھائے) تو اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو جھٹلایا اور اللہ پاک کی نافرمانی کی اور اس نشانی کو جادو کہنے لگا، پھر اس نے

(1)...باطنی بیماریوں کا علاج، ص155

مقابلے اور فساد انگیزی کی کوشش کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے سے منہ موڑ لیا اور اس نے جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو جمع کیا، جب وہ جمع ہوگئے تو فرعون نے انہیں پکارا اور ان سے کہا ”میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں، میرے اوپر اور کوئی رب نہیں، تو اللہ پاک نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں اس طرح پکڑا کہ دنیا میں اسے غرق کر دیا اور آخرت میں جہنم میں داخل فرمائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر حق بات قبول کرنے کی صفت پیدا کریں کہ حق بات معلوم ہونے کے باوجود محض اپنی اَنانِیَّت کی وجہ سے اُسے قبول نہ کرنا فرعونیوں اور اللہ پاک کے ناپسندیدہ لوگوں کا طریقہ ہے اور یہی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔

ضد اور ہٹ دھرمی کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں البتہ اسکے نمایاں اسباب چار (4) طرح کے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

ضد اور ہٹ دھرمی کے اسباب

(1) جہالت (علم کی کمی) (2) تکبر (3) اَنا (4) عِناد (دشمنی)

یہ چار اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے بندہ ضد اور ہٹ دھرمی کر رہا ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اندر یہ اسباب پیدا ہی نہ ہونے دیں، کہ اگر ہم اِن اسباب پر نظر رکھیں اور اِن کو کنٹرول کر لیں، اِنہیں اپنے اندر جگہ نہ بنانے دیں تو ان شاء اللہ الکریم پھر ہم ضد اور ہٹ دھرمی سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ضد اور ہٹ دھرمی انسان کو حق قبول کرنے سے روکتی ہیں، اس لئے ہمارا پیارا دین اسلام اِن منفی صفات کو ترک کرنے اور عاجزی و انکسار بجالاتے ہوئے حق کو قبول کرنے کا

(1)... تفسیر صراط الجنان، پ30، النازعات، تحت الآیۃ:24، 10/ 528

درس دیتا ہے۔ صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان کی سیرت سے بھی یہ چیز ملتی ہے کہ وہ حق بات کو فوراً قبول کیا کرتے تھے جیسا کہ

حضرت عمر اور حق کی پاسداری

ایک بار امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”لَاتَزِیْدُوْا فِیْ مُھُوْرِ النِّسَاءِعَلٰی اَرْبَعِیْنَ اَوْقِیَۃً، فَمَنْ زَادَ اُلْقِیَتِ الزِّیَادَۃُفِیْ بَیْتِ الْمَالِ “یعنی عورتوں کا حق مہر چالیس اَوقیہ سے زیادہ نہ کرو ورنہ جو زیادہ ہو گا اسے بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا۔“ ایک عورت بولی: ”اے امیر المؤمنین! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ حالانکہ قرآن پاک میں تو اللہ پاک یوں ارشاد فرماتا ہے: اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔“ یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”اِمْرَاَۃٌ اَصَابَتْ وَرَجُلٌ اَخْطَا “یعنی عورت نے صحیح کہا اور مرد نے خطا کی۔ (1)

اے حق کے طلبگار اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی شخص ہماری بات سے درست اختلاف کرتے ہوئے حق بات بیان کرے تو اس کو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے قبول کرنے سے انکار مت کیجئے بلکہ سیرتِ فاروقی پر عمل کرتے ہوئے اُسے فوراً قبول کیجئے۔ یاد رہے کہ ضد اور ہٹ دھرمی سے بچنا عقلمند انسان کا شیوہ ہے اور یہی رویہ اُسے حق کی پہچان، سچائی کی طرف جھکاؤ اور معاشرے میں عزت و وقار دلاتا ہے۔

حق بات کو قبول کرنے والے کا عظیم مرتبہ

پیارے اسلامی بھائیو! حق بات کو قبول کرنا بہت ہی ثواب کا کام ہے، چنانچہ روایت

(1)...جامع بیان العلم وفضلہ، باب جامع فی آداب العالم والمتعلم، فصل فی الانصاف فی العلم، 1/ 431، حدیث:864، ملتقطاً

میں ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک کے سایۂ رحمت کی طرف سبقت لے جانے والے کون لوگ ہیں؟ صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جنہیں حق بات کہی جائے تو قبول کرتے، جب اُن سے سوال کیا جائے تو خرچ کرتے اور لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمت پانے کے لئے اپنے باطن کی صفائی کیجئے، اپنے دل کو بغض و کینہ، تکبر اور اَنا جیسے باطنی امراض سے پاک کیجئے۔ ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر حق بات کو قبول کرنے کی عادت بنائیے کہ اس کے کئی دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے ان میں سے چند فوائد سنئے:

حق بات کو قبول کرنے کے فوائد

☆حق بات قبول کرنے والے کو لوگ پسند کرتے ہیں۔ ☆حق بات قبول کرنے والا تکبر سے دور ہوتا ہے کیونکہ کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے۔[2] ☆قبولِ حق عاجزی کی علامت ہے۔[3] ☆قبولِ حق صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ ☆قبولِ حق کے سبب آدمی فضول بحث و مباحثہ سے بچ جاتا ہے۔ ☆حق بات قبول کرنے والے کی لوگوں میں قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔ ☆حق بات قبول کرنے والا جھگڑے سے بچا رہتا ہے۔ ☆قبولِ حق کے سبب آدمی عنادِ حق اور اِصرارِ باطل

(1)...مسند امام احمد، مسند عائشہ، 10/111، حدیث: 25130، دار الکتب العلمیہ

(2)...مستدرک، کتاب اللباس، باب ان اللہ جمیل یحب الجمال، 5/256، حدیث: 7445

(3)...الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر۔۔۔ الخ، الکبیرۃ الرابعۃ، 1/140، ماخوذاً، دار الحدیث القاہرہ

سے بچ جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں اِس باطنی مرض (ضد اور ہٹ دھرمی) سے محفوظ رکھے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ چند خوبصورت مدنی پھول سنئے:

- فرمانِ امیر اہلسنت: بچہ بھی اِصلاح کی بات کرے تو اُسے قبول کرلینا چاہیے، میں نے کہا ہوا ہے کہ میری اِصلاح ضرور کریں، اگر کوئی اِصلاح دُرُست نہ بھی کرے تو میں اُسے ڈانٹتا نہیں۔ اللہ پاک ہمیں حق بات قُبول کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔[1]
- حق بات کرنے کے لیے اس کا انداز بھی حق ہونا چاہیے، حق بات ناحق انداز میں نہیں کی جاتی۔[2]
- کسی کو بات پہنچا دینے (Convey) اور قائل (Convince) کرلینے میں فرق ہوتا ہے۔ ایک نگران میں بات پہنچانے اور ماتحت کے مسائل، مشکلات، وَساوِس وغیرہ بہت اچھے انداز میں دُور کرکے کسی دینی کام کے لیے تیّار کرنے کی صلاحیّت ہونی چاہیے۔ ۞ بعض لوگ نہ سمجھنے کی اور نہ ماننے کی ضِد پر ہوتے ہیں تو نوعیّت و موقع کی مناسبت سے اُنہیں حکمتِ عملی سے چلایا جائے۔[3]

(1)...مدنی مذاکرہ (بعد نماز تراویح)، 28 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 2 جون 2019ء

(2)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 10 تا 15 ذیقعد شریف 1445ھ بمطابق 19 تا 24 مئی 2024ء

(3)...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 18 تا 22 صفر المظفر 1446ھ بمطابق 24 تا 28 اگست 2024ء